بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نقشِ آغاز

- کراچی کی حالتِ زار پر انذار۔
- ملاکنڈ ڈویژن میں تحریک نفاذ شریعت۔

نہ جانے اس وقت کتنے "پاکستانی مسلمان"، "مسلمان" کہلانے والے افراد کے ہاتھوں پاکستان بالخصوص کراچی کے روزمرّہ کے مطابق مظلومیت سے قتل ہوئے کتنے معصوم بچوں کی عصمتیں لٹیں، کتنے بے گناہ شہری راہ چلتے کٹے، کتنے کتنے ڈاکہ دہشت گردی اور اغواء کے واقعات سے زندہ درگور ہوئے۔

اپنے ہی پاکستانی بھائیوں اور مسلمانوں کے ہاتھوں کراچی کشت وخون کا لالہ زار بنا ہوا ہے، اخبارات اٹھایئے توسوختہ لاشوں کے مناظر ہیں جو دل کو پگھلا کے رکھ دیتے ہیں، روح کے اندر گرم سلاخیں اتر جاتی ہیں، ایسے حالات میں سوچ منجمد قوتِ اظہار مسلوب اور صلاحیتِ کار مفلوج ہو کر رہ جاتی ہے۔

قرآنی ہدایت، "ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے" اور نبوی ارشاد "ایک مسلمان کے خون کی حرمت خانہ کعبہ کے شرف واحترام سے بڑھ کر ہے" کو عملاً طاقِ نسیاں پر رکھ دیا گیا ہے روزانہ ایک دو نہیں، تین چار نہیں، درجنوں بے گناہ مسلمانوں کی لاشوں کا انبار ہماری نظروں کے سامنے ہوتا ہے، قاتل بھی مسلمان، مقتول بھی مسلمان، بے حس محافظِ قانون بھی مسلمان، اور اندھا بہرا منصف بھی مسلمان! بارِالٰہ بے کسی اور بے بسی کا کیسا پر ہول اور اذیتناک سناٹا ہے، مولانا سمیع الحق نے بجا فرمایا کہ "قیام امن کی چابی وزیر اعظم، صدرِ مملکت، قائدِ حزبِ اختلاف اور چیف آف سٹاف کے ہاتھوں میں ہے" خدا کرے کہ وہ بھی اس حقیقت کو سمجھیں اور انہیں اقدام کی توفیق حاصل ہو، ہماری دعا ہے کہ بارِ الٰہ! ہمارے ملک پر اور اس میں بسنے والوں پر رحم فرما جن اربابِ بست وکشاد کے اعصاب کو اندیشۂ سود وزیاں کی زنجیروں نے جکڑ رکھا ہے انہیں توفیقِ عمل عطا فرما جن کے کان بند ہیں انہیں قوتِ سماعت نصیب فرما جن کے قلوب مضمحل اور پژمردہ ہیں انہیں ہمت وحوصلہ ارزاں فرما۔

ہم سمجھتے ہیں کہ ہم باری تعالےٰ کی عطا فرمودہ نعمت آزاد وخود مختار مملکت کی حفاظت کا حق ادا نہ کر سکے، اپنی غفلت، بے حسی اور دشمنوں کی عیاری کے ہاتھوں ہم نصف سے زائد ملک گنوا بیٹھے،

آج پھر وہی منظر ہے، کردار وہی، منصوبہ ساز وہی، حکمران وہی، سیاست دان وہی، سرمایہ کار وہی ہدایت کار وہی، آج کراچی میں بھارت بھی ہے اور اس کی مکتی باہنی بھی، ہندو کی سازشیں بھی ہیں اور یہود کے ریشہ دوانیاں بھی، امریکہ کی سرپرستی بھی ہے اور ان سب کی آلۂ کار قوتوں کی فرمانروائی بھی، یہ ایسی ایک حقیقت ہے جو حکمرانوں پر بھی منکشف ہے اور سیاست دانوں پر بھی، واردات کے مرتکبین پر بھی، اور واردات کا نشانہ بننے والوں پر بھی۔

بس اب وقت ہے اور شاید پھر یہ موقع نہ ملے، ارباب بست وکشاد سر جوڑ کر بیٹھیں اور متحدہ موقف اور متحدہ اقدام کریں شقاوت، بے رحمی، سفاکی اور درندگی کی قوتوں کو اٹھا کر دریا برد کر دیں۔ قومی وملی اور ملکی کشتی کے کھیون ہار جنہیں خدا نے اپنے بندوں کے جان ومال اور عزت وآبرو کا محافظ بنایا ہے، انہیں قاتلوں، ڈاکوؤں اور تخریب کاروں کی معاونت اور سرپرستی نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ وہ انہیں نیست ونابود کرنے کے لیے آگے آئیں انہیں اپنی حکومتی بالادستی اور سیاسی بلند مقامی سے کام لیتے ہوئے اپنے دست وبازو کو حرکت دینے اور اپنا فرض ادا کرنے کا جرأت مندانہ مظاہرہ کرنا چاہیئے۔

—— اور یہ بھی یاد رہے کہ ——

جب انسان اپنے مالک وخالق کی قانون شکنی پر اتر آتا ہے اور بات بغاوت اور سرکشی تک جا پہنچتی ہے اور انسانوں کا وہ گروہ جس کا فرض منصبی خود اپنی اصلاح وتعمیر اور دوسرے تمام بنی نوع انسان کی درستگی افکار واعمال، قیام امن اور پیہم جدوجہد سے غفلت اور آخر کار خیانت کا مرتکب ہوتا ہے تو قانونِ الٰہی حرکت میں آتا ہے۔

اور نسیم سحری کے جھونکے بھیجنے والے درخت مضبوط تنوں سمیت ہوا میں اڑنے خلاء فضا مہیب آوازوں اور خوفناک شعلوں، زمین تباہ کن زلزلوں اور دریا وسمندر خطرناک ترین طوفانوں کی ڈیوٹی انجام دینے لگتے ہیں۔ امن غارت ہو جاتا ہے، انسان درندہ بن جاتا ہے، محافظ، رہزن اور بھائی دشمن بن جاتا ہے۔ اور یہ قانون نافذ ہو جاتا ہے۔ ظھر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس۔ بحر وبر میں فساد چھا جاتا ہے انسانوں کے اعمال میں فساد آجانے سے۔

اور جب بحر وبر انسانی اعمال کی ہلاکت آفرینی کا عکس بن جاتے ہیں تو قانونِ الٰہی کا ضابطہ یہ ہے کہ۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم۔ حاکم ومالک کائنات کسی قوم کے روزمرہ اور حالات کو اس وقت تک (تغیر وتخریب اور تباہی سے تعمیر) کی صورت میں نہیں بدلتے

جب تک کہ خود انسان اپنے فکر و عمل اور روح و اعضاءِ بدن میں تبدیلی نہیں کرتا۔

آج ہمیں کراچی بلکہ پورے ملک میں بدامنی، قتل و خونریزی، دہشت گردی، سفاکی اور چارسو پھیلے ذہنی کرب اور مسلسل فتنہ و بلا میں ابتلاء کے ذریعہ متنبہ کیا جا رہا ہے کہ تمہارے محاسبے کا وقت آپہنچا ہے، اگر عاد و ثمود، فرعون و ہامان، شداد و نمرود کے انجام سے بچنے اور سلیمان و داؤد، ابراہیم و محمد (علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ) کی پُرعظمت و برکت کامرانی سے بہرہ ور ہونا چاہتے ہو تو فرعونی استبداد و مظالم، قوم نوح کی بے حیائی، قوم صالح کی تاجرانہ خیانت اور بنی اسرائیل کی مکاری و منافقت سے دستکش ہو جاؤ ــــ اور جس طرح چاند، سورج، پانی، ہوا اور عظیم و پرشکوہ آسمان اور خلاء، فرمانروائے حقیقی کے تابع فرمان ہے اسی طرح تم بھی سمعنا و اطعنا کی زندگی اختیار کر لو تو رہ یہ لوح و قلم تیرے ہیں۔

تو آیئے ــــ فیصلہ کریں، ہم ان آسمانی فضائی اور زمینی خطرناک فساد کے بعد ہی سہی۔ اب ہی یہ نغمہ الاپیں۔ ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان آمنوا بربکم فآمنا۔ کائنات اور ہم سب کے مالک و محسن، خالق و رازق، آقا و مربی ذاتِ برحق!

ہم نے آپ کی جانب سے بھیجے پیامبر کا پیغام سنا وہ منادی برحق ہمیں ایمان و اطاعت کی جانب پکارتا تھا، ہم نے اس پکار اور دعوت کو سنا، تو ہم اپنے آپ کو اس دعوت صدق و فلاح پر لبیک کہتے ہیں اور ہم میں سے ہر فرد، قبلہ رُو، یہ عہد کرتا ہے کہ

ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین ہ لا شریک لہ وبذالک امرت وانا اوّل المسلمین۔ میری عبادات و قربانی (رہی کیا) میرا مرنا اور جینا، سب کچھ اللہ کے لیے ہے جو ساری دنیاؤں کا مالک و حاکم ہے اور خالق پروردگار بھی اس کا کوئی کوئی بھی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے کہ میں سرتاپا ایمان و اطاعت بن جاؤں تو میں اعلان کرتا ہوں اگر کوئی دوسرا مانے یا نہ مانے میں تو سب سے پہلے اپنے آپ کو اس دعوت حق و کامرانی کے سپرد کرتا ہوں (وانا اوّل المسلمین) اس خطرناک آسمانی فضائی اور زمینی ــــ لرزہ خیز انتباہات کے بعد۔

اٹھیے، اپنے آپ کو سچے مخلص اور عقیدہ و عمل دونوں پہلوؤں سے مسلمان بنائیں ــــ اور صرف کراچی میں برسرپیکار گروہوں کو ہی نہیں بلکہ تمام بنی نوع انسان اور دنیا کے پانچ ارب مسلم و غیر مسلم افراد انسانیت کو جھنجھوڑ کر رکھ دیں اور سب کو امن و سلامتی، نجات و فلاح کامیابی و کامرانی کے ضامن، پیام و سلام سے آگاہ کریں تاکہ پھر سے چشم افلاک۔ یدخلون فی دین اللہ افواجا کا منظر دیکھے